کنیز فاطمہ
پی ایچ۔ڈی ریسرچ اسکالر، شعبہ اردو گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد۔
ڈاکٹر رخسانہ بی بی
اسسٹنٹ پروفیسر کوآرڈینیٹر / ڈین فیکلٹی آف ہومنیٹیز اینڈ لینگویجز، گورنمنٹ کالج وومن یونیورسٹی فیصل آباد۔

اُردو ناول پر اسلام کے اثرات کے تناظر میں انتظار حسین کے ناولوں کا خصوصی مطالعہ

Kaniz Fatima
Phd Research Scholar, Urdu Department Govt. College Women University Faisalabad.
Dr. Rukhsana Bibi
Asstt. Prof./Coordinator/ Dean Faculty of Humanities & Languages, Govt. College Women University Faisalabad.

Special Study of Intezaar Hussain's Novels in the Context of the Impact of Islam on Urdu Novels

Novels of Intzar Hussain contain numerous references of Islamic culture & civilization; and teachings & beliefs. Apart from stating the prayer, fast, and other articles of faith, he has also described the teachings and obligations of Islam. He has used the medium of story to state the injunctions of Islam through myths and allegories. In his writings, in addition to depiction of Muslim society and its problems, Islamic thoughts and ideologies are also fully reflected.

Key Words: *Intzar Hussain, Tazkira, Aage Samunder Ha, Basti, Islamic Thought, Culture and Civilization, Islamic Society, Worships and Beliefs.*

انتظار حسین اُردو ادب کے معروف ناول نگار اور افسانہ نگار ہیں جنہوں نے اُردو ادب میں علامتی افسانے کو فروغ دیا۔ انتظار حسین ۱۹۲۵ء میں ڈبائی کے مقام پر پیدا ہوئے اور والد کی طرف سے اسم گرامی "محمد" پایا۔ آپ کے والد سید منظر علی مذہب سے گہری وابستگی رکھنے والے انسان تھے۔ انتظار حسین نے ادبی سفر کی ابتداء شاعری سے کی اور پھر افسانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔ افسانے کے بعد آپ ناول نگاری میں بام عروج پر پہنچے۔ افسانے شاعری اور ناول کے علاوہ انتظار حسین نے ڈرامہ نویسی، کالم نگاری اور ترجمہ نگاری میں بھی نام پیدا کیا۔ آپ کو ادبی

خدمات کی وجہ سے کئی ادبی انعامات و ایوارڈز سے نوازا گیا۔ انتظار حسین کی شخصیت و فن کے بارے میں کئی تحقیقاتی مقابلہ جات تحریر کیے جا چکے ہیں۔ ان کے مشہور ناولوں میں چاند گہن (۱۸۵۲ء)"بستی" (۱۹۸۰ء) "تذکرہ"(۱۸۹۷ء)" آگے سمندر ہے" (۱۹۹۵ء) مشہور ہیں۔ جبکہ مشہور افسانوں مجموعوں میں خالی پنجرہ "گلی کوچے" "آخری آدمی کنکری" "شہرزاد کے نام"، "کچھوے"، "خیمے سے دور" اور "شہر افسوس" شامل ہیں۔ آپ نے "زمین و فلک" کے نام سے مشہور سفر نامہ تحریر کیا اور چراغوں کا دھواں کے نام سے آپ کی یاداشتوں کا مجموعہ شائع ہوا۔

انتظار حسین کے ناولوں میں ہجرت، ہندو مسلم معاشرت، معاشرتی حقائق اور مسائل کے علاوہ اسلامی افکار و نظریات کی عکاسی کی گئی ہے۔ انتظار حسین کا مشہور ناول "تذکرہ" ۱۹۸۷ء میں شاع ہوا۔ یہ ناول سوانحی ناول کی قسم سے تعلق رکھتا ہے اور پچھلی صدیوں کے تذکروں اور حالات و واقعات سے بھرپور ہے۔ یہ ناول انتظار حسین کے مذہبی و اسلامی رجحان کی وجہ سے حضرت محمدؐ سے والہانہ محبت کو ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے انسا نوں کی راہنمائی کے لیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور رسول بھیجے لیکن خاتم النبین حضرت محمدؐ ان تمام انبیاء کے سردار اور سلسلہ نبوت کے خاتم ہیں۔ اللہ نے آپ کو دیگر رسولوں پر برتری و فضیلت عطا کی۔ حضرت محمدؐ کا یہ اعزاز ہے کہ وہ تمام صفات امتیازات و کمالات جو اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء اکرام کو الگ الگ عطا فرمائے وہ تمام صفات و کمالات آپؐ کی ذات اقدس میں اکٹھا فرما دیا۔ آپؐ کے خصائص ان دیگر پیغمبروں اور رسولوں سے جدا ہیں۔ انتظار حسین بھی اپنے ناول تذکرہ میں نبی کریم خاتم النبین ﷺ کی تحقیق دیگر رسولوں سے یوں کرتے ہیں:

> "انہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں ہمارے نبی رحمت العالمین خاتم النبین المرسلین حضرت محمد ہیں کہ آپ کی آل اطہار اور اصحاب، پر بعد درود و صلوٰۃ کے بندہ۔"(۱)

حضرت محمدؐ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور آپؐ کی آل پاک اور آپؐ کے اصحاب بھی دیگر لوگوں پر یوں ہی فضیلت رکھتے ہیں جس طرح آپؐ کی ذات گرامی تمام رسولوں، پیغمبروں اور مصلحین سے افضل ہے۔

دین اسلام میں نماز ایک اہم عبادت اور فریضہ ہے جس کی ادائیگی کے بغیر انسان اللہ کے حقوق کی ادائیگی سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل تقویٰ کے اشاہیوں میں نماز

کی ادائیگی سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل تقویٰ کے اشاریوں میں نماز قائم کرنے والے ہی کامیاب و بامراد ہوتے ہیں۔ اسی طرح دین اسلام میں ناچ گانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ موسیقی اسلام میں حرام قرار دی گئی ہے جو نا صرف فحاشی بے حیائی اور بیہودگی کو پروان چڑھاتی ہے بلکہ افراد کے لیے پریشانی خلل اور ذہنی کوفت کا باعث بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ انتظار حسین اپنے ناول تذکرہ میں نماز کے دوران، لاوڈ سپیکروں پر چلنے والے گانوں اور موسیقی کی مذمت کرتے ہیں ناول میں بوا جان نماز کی ادائیگی کے دوران موسیقی کے لیے ناپسندیدگی اور اکتاہٹ کو یوں بیان کرتی ہیں:

> "شامیانے کے ساتھ لاوڈ سپیکر پر کہ اس زور پر فلمی گانوں کے ریکارڈ اتنا شور کرنے لگے کہ بوا جان عشاء کی نماز کی خاطر کمرے کے دروازے کھڑکیاں سب بند کر لیتیں۔ کہیں مشکل سے نماز ختم کر لیں کتنی مرتبہ تسبیح پھیرتے پھیرتے بڑبڑا جاتی جا نماز لپٹتے ہوئے بڑبڑاتیں کہ کم بختوں نے نماز پڑھی دو بھر کر دی۔"(۲)

انتظار حسین نے تذکرہ میں نماز کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مسجد کو ایک پاک و مقدس جگہ قرار دیا ہے۔ مسجد کی ہمسائیگی ایک نعمت ہے اور مسجد میں بلند ہونے والی اذان اور تلاوت ایمان کو تازہ کرنے کا ذریعہ ہے لیکن دور جدید میں مساجد میں لاوڈ سپیکروں کا بے جا استعمال لوگوں کے لیے کوفت کا باعث ہے۔ آج ملا لوگوں میں نفرت فرقہ واریت اور دوسرے فرقوں کے لیے نقص کے جذبات پروان چڑھا رہے ہیں اور لاوڈ سپیکروں کے استعمال سے کم عبادت اور زیادہ وعظ کے رجحان کو فروغ دے رہے ہیں۔ بوا جان اس رویے کی مذمت ان الفاظ میں کرتی ہیں:

> "اس ڈبے مولوی کو کیا ہو گیا ہے نہ خود سوتا ہے نہ محلے والوں کو سونے دیتا ہے۔ بوا جان کو آہستہ آہستہ احساس ہوا کہ مسجد کی ہمسائیگی جس کی وجہ سے انہیں یہ مکان اتنا پسند آیا تھا کہ معنی نہیں رکھتا۔ بیتے دنوں میں مسجد کی ہمسائیگی گھر کے لیے رحمت کا سایہ بن جاتی تھی اس ہمسائیگی سے ایک طمانیت قلب حاصل ہوتی تھی۔ اب ایسا کیوں نہیں تھا میری سمجھ میں یہ بات تو آتی تھی۔ اس زمانے میں مسجدوں میں وعظ کم اور عبادت زیادہ ہوتی تھی۔ پھر اس زمانے میں لاوڈ سپیکر کا بھی تو چلن نہیں تھا۔"

"اللہ تعالیٰ بخشے مولوی سجانی ہماری مسجد میں اذان دیا کرتا تھا۔ بوا جان کو چراغ حویلی کی ہمسایہ مسجد یاد آ گئی کیسا لحن تھا جو بھی اُن کی آواز سُن لیتا تو مسجد کی طرف کھنچا چلا آتا اور کیسی اونچی آواز تھی اور ان کی صبح کی اذان تو آس پاس کے گاؤں تک پہنچتی تھی۔"(۳)

انتظار حسین کا ناول بستی ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا جو اسلامی موضوعات و افکار سے بھرپور ہے۔ موت ایک بر حق حقیقت ہے جس کا ذائقہ ہر ذی روح کو چکھنا ہے یہ ایک ایسی طاقت ہے جو ہر کسی کو زیر کر لیتی ہے اور کوئی اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ انتظار حسین نے اس ناول میں موت کی اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ جب موت کا مقررہ وقت پہنچ جائے تو پھر کسی کو مہلت نہیں ملتی جو رات انسان نے قبر کے اندر گزارنی ہو وہ قبر سے باہر بسر نہیں کی جا سکتی۔

"بی اماں نے فرمایا کہ جو موت سے بھاگتے ہیں وہ موت ہی کی طرف بھاگتے ہیں۔"(۴)

صبر اور قبرستان بھی اسلام میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں صبر اور قبرستان انسان کے لیے عبرت کے نشان ہیں جو انسان کو راہ راست پر چلنے اور عاقبت کی فکر پیدا کرتے ہیں۔ اسلام میں قبروں پر اور قبرستان کو آباد کرنے کا کہا گیا تا کہ انسان موت کی فکر کرے اور اپنے اعمال کی درستگی کی کوشش کرے۔

انتظار حسین لکھتے ہیں:

"لالہ کارن معلوم ہوئے تم نے ہمارا قبرستان دیکھا ہے۔ نہیں ذرا کبھی جا کر دیکھو ایک سے ایک گھنا پیڑ ہے پاکستان میں میری قبر کو ایسی چھاؤں کہاں ملے گی۔ تمہیں ہندوستان کی چھاؤں بھاتی ہے یہاں پیچھے رہ جانے والے بوڑھوں کو دیکھ کر میں نے جانا کہ مسلمانوں کی تہذیب میں قبر کتنی بڑی طاقت ہے۔"(۵)

اسلام میں ناحق قتل کی ممانعت ہے کہ کسی بے گناہ کو قتل نہ کیا جائے، دنیا میں پہلا قتل حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے ہابیل اور قابیل کے درمیان ہوا۔ اور پھر اللہ کے حکم سے کوے نے قابیل کو ہابیل کی لاش کو ٹھکانے لگانے اور قبر بنانے کا طریقہ سکھایا۔ انتظار حسین نے انسانیت کے اس قتل اور اُس کی قبر بنانے کے واقعہ کی منظر کشی کتنے خوبصورت انداز میں کی ہے:

"دیکھا اس گھڑی اس نے دو کوے آپس میں لڑ رہے ہیں۔ تب افسوس کیا قابیل نے کہ اے خرابی میری نہ ہو سکا مجھ سے اتنا کہ ہوؤں برابر کوے کے اور کروں دفن اپنے

برادر کو تب دفن کیا بھائی نے بھائی کو کوے کی مثال پر سووہ تھی۔ پہلی قبر کے ہنی روئے
زمین پر اور تھا وہ پہلا خون آدمی کا کہ ہوا آدمی کے ہاتھوں اور تھا وہ پہلا بھائی کہ مارا
گیا۔"(۶)

انتظار حسین کا ناول "آگے سمندر ہے" (۱۹۹۵ء) معاشرتی حقائق نفسیاتی وذہنی محرکات یادماضی تقسیم ہند ہجرت کے مسائل کے ساتھ ساتھ اسلامی فکر کو بیان کرتا ہے۔ انتظار حسین نے دور جدید کے مسلمانوں کے کردار اور سیرت پر طنز کیا ہے کہ آج کے مسلمان شرافت سے نابلد ہیں۔ ارکان اسلام کی ادائیگی میں غفلت برتتے ہیں اُن کے کردار و سیرت میں اسلامی روح کا فقدان ہے۔ دور جدید کا مسلمان غیروں کی تقلید میں افکار کے ساتھ ساتھ ظاہری بودوباش اور لباس میں بھی کافرانہ روش اختیار کئے ہوئے ہیں۔ آج غیر مسلم اور مسلمان میں شناخت کرنا مشکل ہے۔ ان خیالات کو انتظار حسین یوں بیان کرتے ہیں۔

"میرے عزیز آپ انہیں مسلمان کہتے ہیں مجھے تو ان میں کوئی بھی مسلمان نظر نہیں آتا۔ سیرت کو جانے دیجیے وہ تو صورت سے بھی مسلمان نظر نہیں آتے۔ داڑھی مونچھیں صاف، شرعی لباس ندارد، وہی عیسائیوں والا لباس، ٹائی کوٹ، پتلون، میں تو سوچتا ہوں اور ساتھ میں افسوس کرتا ہوں کہ اس بد انجام خلقت کی اور روز محشر شناخت کیسے ہوگی۔ بالفرض محال شناخت ہوگئی۔"(۷)

نماز جو اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور قیامت کے دن اور عبادات میں سب سے پہلے نماز کا سوال کیا جائے گا۔ مگر افسوس آج کا مسلمان نماز سے نا صرف دور ہے بلکہ اس کی نمازوں میں خشوع وخضوع کی کمی ہے۔ بہت کم لوگ نماز کے لیے مساجد کا رُخ کرتے ہیں۔ آج ہماری مساجد سُنسان ہیں۔ صفوں میں مقتدی کم ہیں نماز سے دوری اور نماز کی اہمیت کو انتظار حسین یوں بیان کرتے ہیں:

"مگر اس سے بھی بڑا سوال نماز کا ہے روز محشر کہ جان گداز بود اولین پرستش نماز بود ذرا سوچو کہ ان میں کتنے لوگ ہوں گے۔ جو باقاعدگی سے پانچوں وقت کی نماز پڑھتے ہوں گے مجھے نماز کی فرصت نہیں تعجب ہے اور نماز پڑھنے والوں میں کتنے ایسے ہیں جن کی نماز واقعی نماز ہوتی ہے۔ عزیزو انصاف کرو اور ہمیں بتاؤ۔"(۸)

"آگے سمندر ہے" میں انتظار حسین نے موت کے برحق ہونے کو بیان کیا ہے کہ موت مشیت ایزدی ہے جس سے مفر نہیں۔ اس ناول میں خط و کتابت کی شکل میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا ہے:

"ہماری تمہاری پھوپی اماں کل بروز جمعہ بوقت صبح صادق بتاریخ ۱۲ ذی الحج اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئیں ہیں میاں حالی کے بعد ان کا سایہ ہم سب کے لیے غنیمت تھا وہ سایہ اُٹھ گیا انا اللہ وانا الیہ راجعون خیر موت برحق ہے مشیت ایزدی میں کیا چارہ ہے۔ بندے کا مقدر بس اس قدر ہے کہ رخصت ہونے والے کے لیے دعا مغفرت کرے اور صبر کی سہل سیے پہ دھرے۔"(۹)

انتظار حسین کے ناولوں میں اسلامی تہذیب و تمدن کے متنوع عناصر موجود ہیں جو ان کی تہذیبی و ثقافتی شناخت کے غماز ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ انتظار حسین، تذکرہ، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۸۷ء ص ۴

۲۔ ایضاً ص ۲۶

۳۔ ایضاً ص ۲۵-۲۶

۴۔ انتظار حسین، بستی، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۴ء ص ۱۶

۵۔ ایضاً ص ۱۳۹-۱۴۰

۶۔ ایضاً ص ۱۰-۱۱

۷۔ انتظار حسین، آگے سمندر ہے، سنگِ میل پبلی کیشنز لاہور، ۱۹۹۵ء ص ۷۵

۸۔ ایضاً ص ۱۷

۹۔ ایضاً ص ۸۳-۸۴